بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو تا حال پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو اب بخار تو نہیں۔ مگر سر درد کی وجہ سے ضعف اور گھبراہٹ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادی امۃ المتین سلمہا اللہ تعالیٰ کا بخار ابھی نہیں ٹوٹا۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

وہ اصحاب جنہیں یہاں کے دور کے ٹکٹ لینے ہوتے ہیں۔ اور اسباب بک کرانا پڑتا ہے۔ ان کی سہولت کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ شام کے نو بجے سے ۱۰½ بجے تک منزل مقصود کا ٹکٹ خرید کر اسباب بک کرالیا کریں۔

جلد ۳۳ | ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۳ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۵

مسلمان کہلا کر کمیونزم کی اشاعت کرنیوالے

(از ایڈیٹر)

"ہم مدتوں سے دعوت دے رہے ہیں کہ ہندوستان میں کمیونزم اصول پر حکومت اور سوسائٹی بنانا چاہیئے"۔

"ہماری دعوت تو بس اسی قدر ہے کہ ہندوستان کی حکومت اور سوسائٹی کمیونسٹ اصول پر کھڑی ہو جائے۔ تاکہ ہندوستان اپنے سب دکھوں سے نجات پا جائے"۔

"ہم ہندوستان میں کمیونسٹ حکومت اور کمیونسٹ اصول کی سوسائٹی دیکھنا چاہتے ہیں"۔

"ہم جو مدتوں سے ہندوستان کی حکومت اور سوسائٹی کمیونزم کے اصول پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں"۔

"ہم ہندوستان میں کمیونسٹ حکومت اور کمیونسٹ اصول کے مطابق سوسائٹی چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی نجات اسی میں ہے۔ کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری اس ملک سے بالکل دور ہو جائے۔ اور ہندوستان بھی روس جیسا بن جائے۔ جو واقعی اس زمین پر جنت سے کم نہیں"۔

یہ اس مضمون کے چند فقرات ہیں جو اخبار "ہند" کلکتہ (۱۰ اپریل) کے مدیر صاحب نے "ایک غلط فہمی جسے دور کر دینا چاہیئے" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اسی مضمون میں آپ نے یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ

"ہم بھی جانتے ہیں۔ کہ کمیونزم کسی دین کو بلکہ خود خدا کو بھی نہیں مانتا۔ اور سچا کمیونسٹ وہی ہے۔ جو کسی دین و مذہب کو نہیں مانتا۔ مارکس انجیلس۔ لینن وغیرہ کمیونسٹ اس بارہ میں صاف اعلان کر چکے ہیں۔ کہ کمیونزم دین کا مخالف ہے"۔

کمیونزم کے اس قدر گرویدہ ہونے اور اس کی ترویج کی اس قدر کوشش کرنے کے باوجود آپ کا یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ

"مسلمان ہونے پر بھی ہم ہندوستان میں کمیونزم کی حکومت اور کمیونزم کے اصول پر سوسائٹی چاہتے ہیں"۔

"ہم آج بھی مسلمان ہی ہیں۔ کمیونسٹ نہیں ہیں۔ اور جب تک ہم مسلمان ہیں کمیونسٹ ہو ہی نہیں سکتے"۔

مطلب یہ کہ اسلام اور کمیونزم دو متضاد تحریکیں ہیں۔ اسلام کو مان کر کوئی شخص کمیونزم کے اصول کا پابند ہو نہیں سکتا۔ اور کمیونزم اختیار کر کے اسلامی احکام کی پابندی کر نہیں سکتا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کمیونسٹ کہلانے سے انکار اور کمیونزم کے اصول کو جاری کرنے کی کوشش کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں آپس میں کس طرح مطابقت رکھتی ہیں۔

پھر ایک اور طرح سے دیکھئے۔ اگر اسلام میں وہ اصول اور قواعد موجود ہیں۔ جو کمیونزم میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر جو شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ اُس کا فرض ہے۔ کہ کمیونزم کو چھوڑ کر اس بات کی کوشش کرے کہ اسلامی اصول پر حکومت اور سوسائٹی بنائی جائے۔ لیکن جو شخص اسلام کا تو نام ہی نہیں لیتا۔ اور کمیونزم کے اصول کو سب دکھوں سے نجات پانیکا ذریعہ بتاتا۔ اور کمیونزم ایجاد کرنے والوں کے ملک کو اس زمین پر جنت سے کم نہیں سمجھتا اُسے مسلمان کہلانے اور اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیوں صاف اور واضح الفاظ میں یہ نہیں کہہ دیا جاتا۔ کہ اسلام میں وہ خوبیاں نہیں پائی جاتیں جو کمیونزم میں موجود ہیں۔ اس لئے اسلام کی بجائے کمیونزم اختیار کر لینا چاہیئے۔

کمیونزم کے اس قدر شیدائی اگر لمبے چوڑے دعاوی کے ساتھ کوئی ثبوت بھی پیش کریں۔ اور بتائیں کہ کمیونزم میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔ جو اسلام میں نہیں پائی جاتیں تو بھی ایک بات ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ اس طرف نہیں آتے۔ اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اخبار "ہند" نے مذکورہ بالا مضمون میں کمیونزم کی جو ایک ہی اور سب سے بڑی خوبی پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "کمیونزم میں ہر آدمی کے ضمیر اور عقیدے کی پوری پوری ضمانت موجود ہے۔ کسی آدمی کو بھی اس کے ضمیر اور عقیدے کے خلاف چلنے پر مجبور کرنا کمیونزم میں ناجائز ہے۔ بشرطیکہ وہ آدمی دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز نہ رکھتا ہو"۔

مگر اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی ہر انسان جانتا ہے۔ کہ یہ خوبی اسلام میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہر مسلمان کو سناتا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین اور عقیدہ کے معاملہ میں کسی قسم کی سختی اور جبر جائز نہیں۔ ان چند الفاظ میں اسلام نے ضمیر اور عقیدے کی اس قدر آزادی دیدی ہے۔ کہ کمیونزم کی آزادی اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نسبت نہیں رکھتی۔ کیونکہ کمیونزم نے بالفاظ "ہند" اس آزادی کے ساتھ یہ شرط لگا دی ہے۔ کہ وہ آدمی دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز نہ رکھتا ہو۔ اور یہ ایسی شرط ہے۔ کہ اسے جہاں کسی کا جی چاہے۔ عاید کر سکتا ہے۔ ایک مختصر سے مضمون میں اسلام کی خوبیوں کی تشریح ممکن نہیں لیکن ایک مسلمان کہلانے والے سے یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اُس کا فرض ہے۔ کہ اسلام کو تمام خوبیوں کا مجموعہ سمجھے اور اُس کے مقابلہ میں انسانوں کے بنائے ہوئے اصول کو کچھ وقعت نہ دے لیکن اگر بدقسمتی سے یہ بات اُس کی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ اسلام پر مارکس اینجلس اور لینن کے بنائے ہوئے اصول کو ترجیح دیتا ہے۔ جو کھلم کھلا خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر اور مذہب کے دشمن ہیں۔ تو پھر مسلمان کہلانے کی اُسے کیا ضرورت ہے کیا صرف اس لئے کہ اس طرح ناواقف اور بے علم مسلمانوں کی رگوں میں بھی وہ زہر پیوست کر دے جس نے اسے اسلام سے برگشتہ کر دیا ہے۔

آہ کس قدر رونے اور ماتم کرنے کا مقام ہے کہ جب کمیونزم کی حمایت اور اشاعت کا سوال ہوتا ہے اور جب مذہب کے دشمن اور خدا کے منکر مارکس اور انجیلس کے اصول پیش کرنے کی ہوس جوش مارتی ہے۔ تو اسلام کو پس پشت ڈال دینے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ لیکن جب اسلام ....

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک سوال کا جواب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

دیولالی
۲۵-۳-۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا وامامنا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔ خاکسار کی نہایت مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ حضور اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل سوال کا جواب عریضہ ہذا کی پشت پر تحریر فرما کر خاکسار کو بھیجیں خاکسار بیحد ممنون ہوگا۔

"حضور کا عقیدہ درباره نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اصلی اور حقیقی نبی تھے۔ یا ظلی اور بروزی نبی تھے؟ حضور کا کفش بردار
خاکسار مخدوم الطاف احمدؐ

جواب

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔
جو اصطلاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی نبوت کی تجویز کی ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ کہ شریعت لائے یا بعض احکام شریعت سابقہ کے منسوخ کرے۔ وغیرہ ان معنوں میں حضرت مسیح موعودؑ حقیقی نبی نہ تھے لیکن لغت میں حقیقی کے معنے یہ ہیں کہ وہ فی الواقعہ اس گروہ میں شامل ہو ان معنوں کے رو سے آپ حقیقی نبی تھے۔ ظلی اور بروزی ان دوسرے معنوں کے خلاف نہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جو نبی آئے اس کا ظلی اور بروزی ہونا ضروری ہے جو شخص ظلی اور بروزی نبوت کے سوا نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرتا ہے۔ جس کے معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیض حاصل کئے بغیر نبوت حاصل کرنے کے ہیں۔ ایسا شخص ہمارے نزدیک جھوٹا اور کافر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام یقیناً اور ضروری طور پر ظلی اور بروزی نبی تھے۔
والسلام خاکسار دستخط حضرت اقدس (مرزا محمود احمد)

المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے روزے کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے زکوٰۃ کا تارک گنہگار ہے۔"

اراکین خدام الاحمدیہ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نکالیں۔ اور کم از کم پندرہ دن ایک سال میں سے خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے وقف کریں۔ اور اسکی اطلاع مجلس مرکزیہ میں بھجوائیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔
برکات احمد نائب مہتمم تبلیغ

مجلس انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ

۲۶ اپریل ۴۵ء بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت میں انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ ہوگا۔ احباب بکثرت شامل ہوکر مستفیض ہوں۔ اس جلسہ میں انصار کی حاضری لازمی ہے۔ (عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ) اس جلسہ کی وجہ سے اس تاریخ مجلس مذہب و سائنس کا جلسہ نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

احمدی جماعتیں سہ ماہی رپورٹیں جلد ارسال کریں

شہری اور دیہاتی جماعتوں کو سہ ماہی رپورٹ کے مطبوعہ فارم بھیجے گئے ہیں۔ جس کے مطابق شہری جماعتوں کی طرف سے سال حال میں ماہ مئی میں رپورٹ آنی چاہیئے۔ لہٰذا شہری جماعتیں اپنے فارم جلد مگر احتیاط سے پر کرکے مرکز میں بھیج دیں۔

نوٹ:۔ شہری اور دیہاتی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جن جماعتوں کے پاس سہ ماہی رپورٹ کے فارم نہ ہوں۔ وہ مرکز سے منگوا سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

مرکز احمدیت کے ماحول کو مضبوط کرنے کی ضرورت

آپ کو الفضل اور دیگر اطلاعات سے یہ معلوم ہوچکا ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص منشا اور ارشاد کے ماتحت ۱۹۳۸ء سے صیغہ مقامی تبلیغ نے مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مضبوط کرنے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایک دینی جماعت کی ترقی کے لئے اسکے مرکز کے ماحول کی مضبوطی کس قدر ضروری اور اہم ہے۔ اور قادیان کا ماحول تو خصوصیت کے ساتھ ایسے حالات رکھتا ہے۔ کہ اگر اسے احمدیت کی تبلیغ کے ذریعہ صاف نہ کیا جائے تو مرکز سلسلہ کے لئے بہت سے خطرات اور احمدیت کی ترقی میں ایک بڑی بھاری روک پیدا ہوسکتی ہے۔

صیغہ ہذا نے حتی الوسع مرکز کو مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور ضلع گورداسپور میں بفضل خدا اس قدر بیعت ہوئی۔ کہ کسی دیگر ضلع میں اتنی نہیں ہوئی امسال بھی صیغہ ہذا حتی الوسع کام چلاتا رہا۔ مگر آپ کو علم ہے۔ کہ کوئی کام بغیر مالی معاونت کے چلنا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ محال بھی ہے۔ پس ان حالات میں میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس نہایت درجہ مبارک مہم کا بوجھ اٹھانے میں ہماری پوری پوری امداد فرمائینگے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اور آپ کے حالات اجازت دیں اس کام کے لئے جو عرفاً مقامی تبلیغ کے نام سے موسوم ہے۔ ایک ماہواری چندہ کی رقم مقرر کرکے عند اللہ ماجور ہونگے۔

اگر بصورت دیگر کسی وجہ سے آپ ماہواری چندہ نہ دے سکتے ہوں تو یکمشت رقم بمد مقامی تبلیغ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔
فتح محمد سیال نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ قادیان

سختی سے یاددہانی کرائی گئی ہے

تحریک جدید کے وعدے کی رقم ارسال کرنے میں اس لئے کوتاہی ہوئی کہ شاید مجھے سفر پر بھی کرایہ کی صورت میں خرچ کرنا پڑے۔ اور میرے پاس رقم موجود نہیں تھی مگر کل رات خواب کی حالت میں میری توجہ تحریک جدید کی طرف مبذول کرائی گئی۔ اور سختی سے اس کی یاددہانی کرائی گئی۔ چنانچہ دوسرے تمام اخراجات کو اپنے خدا پر چھوڑتے ہوئے میں چیک حضور کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ میرا وعدہ ۵۹۲ کا جس میں ۱۳۰/- دفتر دوم کے سال اول کے ہیں۔ خدا کے فضل سے پورا ہوجاتا ہے۔ میرے آقا دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میری بے شمار روحانی کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف فرمائے۔ اور وہ میرے بیحد و بے شمار گناہوں پر اپنی بخشش کی قلم پھیر دے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

وہ احباب جنہوں نے ابھی تک گیارہویں سال یا ترجمۃ القرآن کا چندہ ابھی ادا نہیں کیا۔ وہ اپریل کے آخر تک ادا کرنے کی سعی فرمائیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

فاستبقوا الخیرات

انچارج بیعت کی طرف سے ہر ماہ نقشہ بیعت شائع ہورہا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں معلوم ہوسکتا کہ اس بیعت میں خدام الاحمدیہ کا کتنا حصہ ہے۔ مومن کی یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ نیکیوں میں سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ پس اعلان ہذا کے ذریعہ تمام خدام اور مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ہر علاقہ میں جو بیعتیں ان کے ذریعہ ہوں اس کی اطلاع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھی دیں۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوجائیگا کہ ہمارے خدام تبلیغ میں کیا حصہ لے رہے ہیں۔ اور کہاں تک ان کی مساعی نتیجہ خیز ہورہی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور وہ خدام جن کے ذریعہ زیادہ بیعت ہوگی ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی جائیگی۔ پس تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور انفرادی طور پر ہر خادم سے درخواست ہے کہ آئندہ سے وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ جو بیعتیں ان کے ذریعہ ہوں اس کی اطلاع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دیں۔
عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائیں اکثر کیا چیزیں مانگنی چاہئیں

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اگر ہماری عام دعاؤں کو غور کی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ہم اکثر دنیا کی چیزیں ہی مانگتے ہیں اور وہ بھی پیش پا افتادہ اور حقیر قسم کی۔ بیشک احادیث میں آیا ہے۔ کہ تو جب اپنی جوتی کا تسمہ موچی سے لگوانے لگے تب بھی پہلے خدا سے دعا کرلے۔ مگر ہمیشہ جوتی کے تسمہ جیسی ہی چیز مانگنا اور دنیا کی بڑی حسنات کی طرف نظر نہ کرنا اور آخرت کو بالکل بھلا دینا مومن کی شان سے بعید ہے۔ فرض کرو جب ہم آخرت میں جائیں۔ اور ہم کو کہا جائے کہ اذھبتم طیباتکم فی حیوٰتکم الدنیا یعنی تم دنیا کی چیزیں مانگتے رہے اور وہ تم کو مل گئیں۔ یہاں تمہارے لئے کیا رکھا ہے؟ تو بتائیے کیا حال ہو؟ قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تم مجھ سے دنیا ہی مانگتے رہتے ہو حالانکہ میرے پاس دنیا اور آخرت دونو کی نعمتیں موجود ہیں۔ دونو کیوں نہیں مانگتے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ دعائیں جب بھی کوئی دنیاوی چیز طلب کریں تو آخرت کی نعمتیں بھی ساتھ کے ساتھ مانگ لیا کریں۔ ورنہ پھر وہاں ہمارے لئے نقصان اور خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ اکثر لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ اپنی آخرت کے لئے ہم کیا چیزیں خدا تعالیٰ سے مانگیں۔ ایسے لوگوں کی واقفیت کے لئے بطور نمونہ میں کچھ نعمتوں کے نام لکھتا ہوں تاکہ دنیا کی اعلیٰ نعمتیں اور آخرت کی بھلائیاں ان کے ذہن میں مستحضر رہیں۔

(۱) دنیا کی وہ چیزیں جو آخرت کے کام آتی ہیں۔ سچی ضروریات اور حاجتوں کا پورا ہونا۔ یعنی ایمان صحت۔ نیک اخلاق۔ عبودیت کی راہیں۔ خدا کا فضل اور رحم۔ عزت دنیا کی۔ تفقہ یعنی دین کی سمجھ۔ قلب سلیم۔ عقل کی ترقی۔ خدا کی فرمانبرداری اور نیک اعمال۔ حلال کمائی اور رزق کریم۔ نیک اور دیندار بیوی۔ نیک اور دیندار اولاد۔ دعا کی مقبولیت۔ رضائے الٰہی۔ اللہ رسول قرآن اور خدا کے دوستوں کی محبت۔ توبۃ النصوح مال دین کی خدمت کے لئے۔ قادیان کی رہائش رذائل اخلاق سے حفاظت۔ زندگی بخش الہام لقاء الٰہی کا شوق۔ تائید و نصرت الٰہی۔ وسعت ظرف اور مفید علوم کا حصول دنیا سے دلبستگی نہ ہونا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق۔ عذاب الٰہی سے حفاظت۔ سلسلہ کی ترقی۔ تقویٰ۔ احسان خبیث بیماریوں اور ارذل عمر سے حفاظت حکمت و معرفت۔ سکرات الموت کی شدت سے رہائی۔ صالحین والی موت۔ شرک سے نجات رضا بقضا توکل۔ مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا۔ ذکر الٰہی اور درود کی توفیق۔ صحبت صالحین وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اسی طرح آخرت کے لئے:۔ قبر و برزخ کے عذاب۔ جہنم کے عذاب اور حشر کی تکالیف سے نجات۔ مغفرت۔ بے حساب جنّت میں داخل کیا جانا۔ پل صراط پر سے سہولت کے ساتھ گذرنا۔ عقبیٰ میں رسوائی نہ ہونا۔ جام کوثر شفیع ہونیکا درجہ ملنا۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں کے ساتھ جنت کی رہائش۔ وہاں کے اعلیٰ مدارج یعنی علیین۔ ازواجِ مطہرات۔ ولدان مخلدون۔ جنت کی سب نعمتوں کا ملنا۔ دیدار الٰہی۔ مسلسل ترقیات فردوس کے اعلیٰ ترین درجوں کا علم اور شوق اللہ تعالیٰ کی آخرت میں ظاہر ہونے والی نئی صفات کی تجلیاں اور ان کا فیضان۔ وغیرہ وغیرہ۔

دعا کے متعلق جو یہ اعتراض ہے کہ یہ عمل اور جدوجہد سے روکتی ہے۔ یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ بلکہ دعا تو عمل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ کوئی شخص اولاد کے لئے دعا نہ کرے گا جب تک پہلے بیوی مہیا نہ کرلیگا۔ اور حکم ہے۔ کہ جوتی کا تسمہ درست کرانے سے پہلے دعا کرو۔ یعنی دعا سے تو وہ نہیں گٹھیگا۔ بلکہ درست تو اسے موچی ہی کرے گا۔ دعا تو اس مرمت کے عمل کو صحیح اور بابرکت ہونے میں مدد کریگی۔ اسی طرح پہلے دوا پھر انسان اس دوا کے کارگر ہونے کے لئے دعا کریگا۔ اور جب آئینہ دیکھ کر یہ دعا کرے گا۔ کہ اے اللہ میری خلقت کی طرح میرے اخلاق کو بھی درست کردے۔ تو ایسی دعا مانگتے مانگتے اسے خود بھی ہمیشہ اپنے اخلاق کی درستی کی طرف توجہ رہیگی غرض دعا ہمیشہ عمل کی طرف انسان کو متوجہ رکھتی ہے۔ اور مطلب دعا کا صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ عمل اس کا صالح ہو۔ اور جو روحانی طاقتیں جسمانی طاقتوں کے ساتھ ملکر کام کر رہی ہیں وہ ان جسمانی طاقتوں کو صحیح راستہ پر چلائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فیضان اور نصرت کو بھی کھینچیں۔

دعا چونکہ روحانی چیز ہے۔ اس لئے وہ روح اور اس کے صفات یعنی اخلاق خیالات اور جذبات پر تو براہ راست اثر کرتی ہے۔ لیکن جسمانی چیزوں پر روح کے توسط سے اثر ڈالتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کو کوئی جسمانی بیماری ہے۔ اور وہ علاج کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتا رہتا ہے۔ تو دعا اس کے معالج کو صحیح علاج کا راستہ سجھاتی ہے۔ یا اگر وہ کسی افسر کی ناراضگی کی وجہ سے معطل ہے۔ تو اس افسر کے دل کو مہربان اور نرم کردیتی ہے۔ اور اس وجہ سے اس کا ظاہری قصور افسر کو بے حقیقت نظر آنے لگتا ہے۔ یا اس کے دل پر جذبۂ رحم غالب آجاتا ہے۔ اور اس طرح روحانی توسط سے جسمانی حالات سدھر جاتے ہیں۔

اسلام کی ترقی کے متعلق ایک بشر رؤیا

بعد از نماز فجر بندہ درود شریف پڑھ رہا تھا۔ ۵ اپریل ۱۹۴۳ء کی تیسری تاریخ تھی۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ خاکسار ایک باغ میں گیا ہے۔ جس میں عجیب قسم کے پھل و پھول ہیں۔ عین وسط میں گانے کی آواز آرہی ہے۔ مگر بغیر ساز وغیرہ کے۔ نہایت سریلی آواز ہے۔ یہ عاجز بھی اسی طرف چلا گیا۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں۔ اور گرد حلقہ کی شکل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اور مولوی برہان الدین صاحب مرحوم اور مولوی غلام حسین صاحب لاہوری اور ایک اور بزرگ جن کو بندہ نہیں پہچان سکا بیٹھے ہیں۔ سب سے مصافحہ کرنے کے بعد خاکسار کو حضرت اقدس نے اپنے پاس بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اس عاجز نے ہردو مولوی صاحبان سے ذکر ترقیٔ اسلام کیا۔ چونکہ یہ دونوں صاحب اس عاجز کے بے تکلف دوست اور بزرگ تھے کھلی کھلی باتیں کیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا۔ کہ آپ دیر سے آئے ہیں۔ سب کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے اور سن لیتے۔ میں نے کہا۔ اب بھی بہتر ہوا کہ آپ سب بزرگان کی جو مدت سے بچھڑے ہوئے تھے۔ زیارت ہوگئی۔ زیارت کا لفظ سنکر حضرت اقدسؑ کے چہرۂ انور پر مسکراہٹ ہوئی بندہ نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی حضور نے اسی وقت سب حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ وقت بہت قریب ہے۔ کہ اب ترقیٔ اسلام شروع ہوجائیگی۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے مامور ہوچکے ہیں۔ اتنا ہی آپکا فرمانا تھا۔ کہ پھر یہ لفظ بندہ کی سمجھ میں آئے۔ "محمود کے پردے میں خدا بول رہا ہے"۔ مگر بولنے والے نظر نہیں آتے تھے۔ آواز ایسی تھی جیسے کئی ہزار انسانوں کی ہے۔ اس کے بعد بندہ نے اپنے گھٹنوں سے سر اٹھایا۔ تو یہی زبان پر جاری تھا۔ اور اب تک جب یہ لفظ یاد آجاتے ہیں۔ تو وہ نظارہ سامنے آجاتا ہے۔

عاجز عطا محمد احمدی از ڈنگہ

کشمیر کے ایک صاحب کرامت پیر صاحب کی شہادت

کشمیر کے پیر جناب سید قمرالدین صاحب نے ایک شہادت معرفت میاں محمد یوسف صاحب پلیڈر بارہ مولا بھیجی ہے۔ جس کو فائدہ عام کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

من سائل سید قمرالدین رفاعی سکنہ چھاندل وانیگام تحصیل بارہ مولہ کا ہوں۔ میں تقریباً ۲۵ سال کا تھا۔ میرے والد بزرگوار جناب سید اسداللہ شاہ صاحب رفاعی کی خدمت میں خواجہ فاضل راتھر صاحب رئیس علاقہ بانگل تحصیل بارہ مولہ اکثر مواقع پر آتے جاتے تھے۔ اور خواجہ صاحب کے آنے جانے کا یہ باعث تھا کہ میرے والد صاحب صوفی وقت تھے۔ اور اکثر ان سے ایسے حالات بھی ظاہر ہوا کرتے تھے جو کہ کشف و کرامت کے طور پر ثابت ہیں بلکہ بلحاظ اس کیفیت کے علاقہ کشمیر کے باشندوں کے علاوہ علاقہ پونچھ کے بڑے بڑے رؤسا مثل خانصاحب خواجہ عبداللہ صاحب رئیس اعظم پونچھ اور سپرنٹنڈنٹ کسٹم اور جناب خواجہ حبیب جو صاحب جو سکرٹری محکمہ ریذیڈنسی وغیرہ وغیرہ تھے ان کے عقیدتمند تھے۔ غرض اس بیان سے یہ ہے کہ خواجہ فاضل راتھر صاحب بھی باوجود رئیس و متمول ہونے کے خدا پرست اور پابند احکام شریعت و تقویٰ تھے۔ انہوں نے میرے والد صاحب کے پاس اظہار کیا کہ سنا گیا ہے۔ قادیان میں کوئی شخص دعوے مسیحیت اور مہدویت کر رہا ہے۔ میرے والد صاحب جواب سے بہت دن تک خاموش رہے۔ چند دن گذرنے پر میرے والد صاحب نے خواجہ صاحب موصوف سے کہا کہ میری باطنی نظر میں جناب مرزا صاحب کے متعلق ثابت ہوا کہ وہ بڑی اعلیٰ حیثیت کے درجہ میں ہیں۔ جس سے پایا گیا کہ میرے والد صاحب نے انکے دعویٰ کا اقرار کیا اور میرا یہ بیان انشاء اللہ تعالیٰ آیۃ کریمہ ولا تکتموا الشھادۃ الخ کے مطابق صحیح اور درست ہے۔ وما علینا الا البلاغ فقط احقر قمرالدین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ اپنی توحید و عظمت کو اور اپنی شان و شوکت کو قائم کرنے کے لئے نیز اپنی ربوبیت اور حاکمیت منوانے اور شرک کو دور کرنے کے لئے اپنی طرف سے رسولوں کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ اور ان کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے معجزات اور نشانات عطا کرتا ہے۔ تاکہ وہ تبلیغ حق اور شرک و توحید کی لڑائی میں کافروں پر مومنین کو ممتاز کریں۔ نیز منکرین پر اتمام حجت کر کے انہیں ملزم ٹھہرائیں۔

غرض زمانہ کی حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معجزات عطا فرماتا ہے۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کے وقت اللہ تعالیٰ نے کشتی کا نشان دکھایا۔ اور حضرت موسیٰ ؑ کے وقت میں عصائے موسیٰ کے علاوہ دیگر آٹھ نشانات بھی ظاہر فرمائے۔ عصا کا ذکر قرآن مجید میں یوں فرمایا۔ واوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک فاذا ھی تلقف ما یافکون فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون

یہ معجزات یا تو لوگوں کے مطالبہ پر ہوتے ہیں۔ یا اپنی جانب سے اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ اور فرعون کے مطالبہ نشان کا ذکر قرآن پاک میں یوں کیا ہے۔ وقال موسیٰ یا فرعون انی رسول من رب العلمین حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق ...... فارسل معی بنی اسرائیل۔ قال ان کنت جئت بایۃ فأت بھا ان کنت من الصادقین۔ فالقی عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین۔ ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء للناظرین۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات تو اس قدر شاندار اور اتنی بڑی تعداد میں ہیں۔ کہ کسی اور نبی کے معجزات کو ان سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اور یہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے۔ کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے گلشن اسلام کی تازگی و شادابی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور حضور کو بے شمار نشانات و معجزات عطا فرمائے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے

ایک بہت بڑا نشان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ مطابق فرمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح موعود کے ظہور کے وقت تاریخ معینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ جس سے سعید الفطرت انسانوں نے فائدہ اٹھایا۔ مگر وہ جن کی سرشت میں کجی تھی۔ نہایت تنگ ظرفی سے کام لیکر لوگوں کو حق سے ہٹانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ ایک مولوی کے متعلق تو معلوم ہوا۔ کہ رمضان المبارک کو جب چاند اور سورج کو گرہن ہوا۔ تو وہ گھبراہٹ میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اور ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہتا جاتا تھا۔ ہائے ہائے اب کیا ہوگا۔ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مان لینگے۔ تو یہ گرہن گنا آپ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔

دوسرا نشان جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کے لئے ظاہر فرمایا۔ اور جو اپنے اندر کئی نشانات رکھتا ہے۔ وہ سورہ تکویر میں اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت نہریں جاری ہونگی۔ پہاڑ اڑائے جاوینگے۔ اونٹ بیکار کئے جاوینگے۔ اور ان کی جگہ نئی سواریاں نکل آئینگی۔ وغیرہ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں اس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔

تیسرا نشان قادیان کی ترقی کا نشان ہے۔ آپ ایک اتنے چھوٹے سے گاؤں سے اٹھتے ہیں۔ کہ جسے اردگرد میں بھی بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے وحی پاکر فرمایا۔ اور اعلان کیا۔ کہ یہاں بہت دور دور سے لوگ آئینگے اور کثرت آمد کی وجہ سے راستوں میں گڑھے پڑ جائینگے۔ چنانچہ فرمایا۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ ویاتون من کل فج عمیق۔ اسی طرح قادیان کے ایک عظیم الشان شہر بن جانے کی اور اسکی دنیا جہان میں شہرت پا جانے کا آپ نے اعلان فرمایا۔ چنانچہ فرمایا۔ میں نے کشف میں قادیان کو دریائے بیاس تک پھیلے ہوئے دیکھا۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ایک دن آئے گا۔ جب قادیان ایک عظیم الشان شہر بن جائیگا۔ اور بہت ترقی کرے گا۔ چنانچہ باوجود مخالفت کے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جس طرح حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ اسی طرح ہوتا جا رہا ہے۔ اور دشمن بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔

چوتھا نشان لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا ہے۔ جو پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق عید کے ساتھ والے دوسرے دن یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو مارا گیا۔

پانچواں نشان طاعون کا ملک میں پھیلنا ہے۔ اور اس موقعہ پر آپکی چار دیواری کے اندر رہنے والوں کا محفوظ رہنا

چھٹا نشان سرزمین کابل میں نادر شاہ کا قتل جو ۸ نومبر ۱۹۳۳ء میں ہوا۔ پیشگوئی کو پورا کرنے والا تھا۔ حضور کا الہام تھا۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا؟" یہ نشان بھی بڑی آب و تاب سے پورا ہوا۔

ساتواں نشان:۔ ایک لڑکا عبد الکریم نامی تھا۔ اسے باؤلے کتے نے کاٹ کھایا۔ اسے کسولی برائے علاج بھیجا گیا۔ مگر اسے بیماری لاحق ہو گئی۔ اس پر کسولی تار بھیجا گیا۔ مگر وہاں سے جواب آیا۔ کہ افسوس اب کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ اور حضور کی دعا کے طفیل عبد الکریم معجزانہ طور پر تندرست ہو گیا۔

آٹھواں نشان:۔ موجودہ جنگ عالمگیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اس کے بارہ میں کروائیں۔ جو حرف بحرف اس جنگ میں پوری ہوئی ہیں۔ فتدبروا

خاکسار بشیر احمد عفی عنہ

کتب سلسلہ کی اشاعت کا بہترین موقعہ

نشر و اشاعت صیغہ دعوت و تبلیغ کے قیام کی غرض یہ ہے۔ کہ سلسلہ کا لٹریچر زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپوا کر لوگوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے۔ خدا کے فضل سے یہ صیغہ اس کام کو کر رہا ہے۔ لیکن صحیح معنوں میں کام جبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ احباب جماعت فراخدلی سے اس کی امداد میں حصہ لیں۔ بعض احباب بغیر اعانت کئے امید رکھتے ہیں۔ کہ انہیں مفت لٹریچر مہیا کیا جائے۔ حالانکہ یہ صیغہ مشروط با آمد ہے۔ پس تمام جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ اگر وہ مفت ٹریکٹ اور دیگر لٹریچر بافراط چاہتے ہیں۔ تو ماہ بماہ اپنی جماعت کا چندہ جمع کر کے دفتر محاسب میں بامانت نشر و اشاعت بھجوایا کریں۔

آجکل فوج کی طرف سے مانگ آ رہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کتب بھیجی جائیں۔ تا فوجی فارغ اوقات میں اس کو پڑھیں۔ موجودہ زمانے کی دنیاوی مصروفیتیں اس قدر ہیں۔ کہ دین کی طرف توجہ کرنے کی معمولی سے معمولی آدمی سے بھی امید کرنی فضول ہے۔ لیکن فوج کے لوگ فرصت کے اوقات میں ان کتابوں کو بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور ہسپتالوں میں تو یہ حالت ہے۔ کہ بیمار آدمی چونکہ سارا دن بیکار پڑا رہتا ہے۔ اس لئے جو کتاب بھی اسے ملے۔ وہ اسے شروع سے آخر تک پڑھ جاتا ہے۔ اس لئے احباب نشر و اشاعت کی امداد باقاعدگی سے فرماویں۔ تا ایسا لٹریچر تیار کیا جا سکے۔ اور مفت ان ہندوستانی فوجوں کے سپاہیوں تک پہنچایا جا سکے۔ نیز صیغہ ہذا کا ارادہ ہے۔ کہ امریکن و یورپین فوجیوں میں بھی جو اس وقت ہندوستان میں موجود ہیں۔ لٹریچر پھیلایا جائے۔ اور دعوت اسلام دی جائے۔ اس وقت وہ ہمارے مہمان ہیں۔ اور بلغ ما انزل الیک کے تحت ہمارا فرض ہے۔ کہ اس مائدہ سے جو ہمیں ملا ہے۔ اپنے مہمانوں کو بھی حصہ دیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس میں حصہ لیں۔ اور تبلیغ کے اس فرض کو گھر بیٹھے ادا کریں۔ پس سیکرٹریاں تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ اس کام کو جلد سے جلد انجام دیں۔ تا جلد از جلد لٹریچر تیار کر کے بھجوایا جا سکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نظارت امور عامہ کے ضروری اعلانات

ناظر صاحب بیت المال اور جماعتوں کی طرف سے نادہندگان چندہ۔ جماعتی کاموں میں عدم تعاون۔ نمازوں میں سستی کے بارہ میں جو اطلاعات نظارت ہذا کو آتی ہیں۔ نظارت کی طرف سے بغرض تحقیق جماعت متعلقہ کو لکھا جاتا ہے۔ مگر پھر اسکی تعمیل ہو کر باوجود رپورٹ یاددہانی نظارت کو نہیں آتی۔ جس سے کام ادھورا پڑا رہتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جماعت کی طرف سے رپورٹ آ جاتی ہے۔ کہ اس بارہ میں رپورٹ کی گئی تھی۔ مگر کارروائی نہیں ہوئی۔ حالانکہ نظارت اپنی طرف سے پہلی رپورٹ پر ابتدائی کارروائی کر چکی ہے۔ لیکن جماعت کی طرف سے اس کی تعمیل میں رپورٹ نہ آنے پر کارروائی مکمل نہیں ہوتی۔ اس لئے عہدیداران اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور جن سے اس قسم کی رپورٹیں طلب کی گئی ہیں۔ وہ جلد بھجوائیں۔ (۲) جماعتوں اور افراد جماعت کی طرف سے عموماً ایسی چٹھیاں آتی ہیں۔ جن پر بھیجنے والے کا صرف نام لکھا ہوتا ہے۔ اور جواب کے لئے پتہ نہیں دیا جاتا۔ ایسی چٹھیوں کا جواب دینے میں نظارت کو بہت دقت ہوتی ہے۔ احباب آئندہ اس کا خیال رکھا کریں۔ ورنہ جواب نہ ملنے کی شکایت قابل شنوائی نہ ہوگی۔ (۳) بعض احباب چندہ کی رقم ناظر امور عامہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھیج دیتے ہیں۔ حالانکہ چندہ کا تعلق ناظر صاحب بیت المال سے ہے۔ اس لئے دوست اپنا چندہ ناظر صاحب بیت المال کو بھجوایا کریں۔ ورنہ آئندہ ایسا منی آرڈر واپس کر دیا جائے گا۔ اور وصول نہیں کیا جائیگا۔ (ناظر امور عامہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کے لئے جائدادیں وقف کرنیوالوں کی تئیسویں فہرست

نمبر	نام و پتہ	وقف
۲۰۵۲	محمد شفیع صاحب بکھو بھٹی	ساری جائیداد
۲۰۵۴	غلام نبی صاحب ،،	،،
۲۰۵۵	اللہ دین صاحب چک ۱۶۶ بہاول پور	،،
۲۰۵۶	غلام مجتبیٰ صاحب بشیر قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۰۵۷	الیس۔ ایم عبد اللہ صاحب وزیر آباد	ساری جائیداد
۲۰۵۸	شیخ فضل حق صاحب دہلی	،،
۲۰۵۹	محمود احمد صاحب دار البرکات قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۰۶۰	حافظ قدرت اللہ صاحب قادیان	،، ۲ ،،
۲۰۶۱	چوہدری عبد اللہ خاں صاحب چک ۳۳۲ لائلپور	ساری جائیداد
۲۰۶۲	منظور احمد صاحب قریشی حوالدار کلرک الور	ایک ماہ کی آمد
۲۰۶۳	محمد فقیر اللہ خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر سکولز قادیان	ساری جائیداد
۲۰۶۴	چوہدری بہاؤ الدین صاحب نمبردار چک ۲۷۶ لائل پور	،، ،،
۲۰۶۵	،، فضل احمد صاحب عطیہ دار چک ۱۰ ملتان	،، ،،
۲۰۶۶	مستری محمد دین صاحب دار العلوم قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۰۶۷	بابو محمد عالم صاحب قطبال کیمبل پور	،، ،، ،،
۲۰۶۸	سید محمد اصغر صاحب مونگھیر	ساری جائیداد
۲۰۶۹	حکیم خلیل احمد صاحب ،،	ایک ماہ کی آمد
۲۰۷۰	محمد شریف صاحب ،،	،،
۲۰۷۱	سید عبد المنان صاحب ،،	،،
۲۰۷۲	حفیظ الرحمن صاحب ،،	،،
۲۰۷۳	سید محمد سلیمان صاحب ،،	،،
۲۰۷۴	عباس بن عبد القادر صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج قادیان	،،
۲۰۷۵	مہر اللہ دتہ صاحب ویرو وال۔ امرتسر	۲ ماہ کی آمد
۲۰۷۵/۱	فضل الرشید صاحب مالی گنج کلکتہ	ساری جائیداد
۲۰۷۵/۲	اللہ داد خاں صاحب مدرس ڈیجیالہ گورداسپور	۲ ماہ کی آمد
۲۰۷۵/۳	اہلیہ ،، ،، ،،	-/۲۰
۲۰۷۶	محمد ظہیر الدین احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۰۷۷	محمد رمضان صاحب گھنو کے سیالکوٹ	ساری جائیداد
۲۰۷۸	صوبیدار عبد المنان صاحب سلطان S.E.A.C	ایک ماہ کی آمد
۲۰۷۹	مرزا محمد حیات صاحب تاثیر جامعہ احمدیہ قادیان	ساری جائیداد
۲۰۸۰	عبد العزیز صاحب عالم پور۔ ہوشیارپور	،،
۲۰۸۱	محمد شفیع خاں نجیب آبادی یو۔ پی	۲ ماہ کی آمد
۲۰۸۲	ظفر الحق صاحب پائے فورس	،، ،،
۲۰۸۳	عشرت بیگم صاحبہ سنور پٹیالہ	ساری جائیداد۔ ۲ ماہ کی آمد
۲۰۸۴	شیخ محمد عبد الرشید صاحب پٹیالہ	-/۵۰۰
۲۰۸۵	ملک اللہ رکھا صاحب پہلوان کنجاہی	ساری جائیداد
۲۰۸۶	لطف الرحمن صاحب ڈی میکنن سی ایم اے اینڈ پی لاہور	۲ ماہ کی آمد
۲۰۸۷	سید محمد سرور شاہ صاحب ایم پی بی افریقہ	،، ،،
۲۰۸۸	محمد احمد صاحب عبد الکریم صاحب عبد المنان صاحب عبد القادر صاحب پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قادیان	ساری جائیداد
۲۰۸۹	نیاز بیگم صاحبہ لاہور	۲ ماہ کی آمد
۲۰۹۰	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان	دو ماہ کی آمد
۲۰۹۱	ڈاکٹر الیس۔ اے۔ صوفی جگا دھری	،، ،،
۲۰۹۲	پیر نصیر الدین صاحب ہاشمی۔ فیروزپور	،، ،،
۲۰۹۳	چوہدری مولاداد خاں صاحب سیالکوٹ	-/-/۵۰
۲۰۹۴	محمد سعید صاحب دار الرحمت قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۰۹۵	امۃ العزیز صاحبہ عثمان گنج حیدرآباد	ساری جائیداد
۲۰۹۶	چوہدری شکر اللہ صاحب ڈسکہ سیالکوٹ	،، ،،
۲۰۹۷	فرمان علی صاحب کالابن کوٹلی۔ جموں	،، ،،
۲۰۹۸	محمد احمد صاحب مالاباری پایا لگاڈی مالابار	ایک ماہ کی آمد
۲۰۹۹	حافظ عبد الواحد صاحب منشی احمد آباد اسٹیٹ۔ سندھ	۲ ماہ کی آمد
۲۱۰۰	صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ٹوپی سرحد	ساری جائیداد
۲۱۰۱	کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ جسونت سنگھ بلڈنگ جودھپور	،، ،،
۲۱۰۲	محمد اشرف صاحب ونیس دار العلوم قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۱۰۳	مرزا جان عالم بیگ صاحب مشیر انجم تنباکو شیخوپورہ	-/۵۰۰
۲۱۰۴	لفٹیننٹ اقبال احمد خاں صاحب ۔ ۱۰۰ ۔ ۔	-/۵۰۰
۲۱۰۵	اہلیہ ناصر الدین صاحب دفتر امپرین ہنڈ کیٹ قادیان	سارا زیور
۲۱۰۶	حکیم محمد عبد الجلیل صاحب بھیروی شیخوپورہ	-/۱۰۰
۲۱۰۷	مرزا نذیر علی صاحب دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۱۰۸	محمد حسین صاحب لاری ڈرائیور امرتسر	ساری جائیداد
۲۱۰۹	محمد حسین صاحب۔ محمد شفیع صاحب کلکتہ	،، ،،
۲۱۱۰	قاضی محمد یوسف صاحب معرفت ۹ اے پی او	ساری جائیداد کی آمد
۲۱۱۱	مولوی عبد العزیز صاحب عثمانیہ کالج ورنگل ریاست نظام	۲ ماہ کی آمد
۲۱۱۲	سید منظور احمد صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۱۱۳	مولوی محمد یعقوب صاحب ورنگل	ایک ،،
۲۱۱۴	،، فضل الرحمن صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۱۱۵	خلیق احمد صاحب صدیقی ،، ،،	۲ ،،
۲۱۱۶	زینب النساء بیگم صاحبہ ،، ،،	۲ ،،
۲۱۱۷	گلزار ۔ صاحب سوداگر رنگ کلکتہ	ساری جائیداد
۲۱۱۸	حوالدار عزیز احمد صاحب معرفت ABPO 14	۲ ماہ کی آمد
۲۱۱۹	نائک محمد لطیف صاحب ،،	،،
۲۱۲۰	نصر اللہ خاں صاحب ،،	،،
۲۱۲۱	ایم غلام رسول صاحب ٹیلر ماسٹر قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۱۲۲	برکت علی صاحب مرالہ سیالکوٹ	ساری جائیداد
۲۱۲۳	چوہدری عنایت اللہ صاحب کوٹ کرم بخش سیالکوٹ	-/۱۰۰
۲۱۲۴	مولوی سید احمد شاہ صاحب ،، ،،	-/۲۰
۲۱۲۵	چوہدری میاں خاں صاحب ،، ،،	-/۱۰
۲۱۲۶	،، سید احمد صاحب ،، ،،	-/۱۰
۲۱۲۷	،، عطاء محمد صاحب ،، ،،	-/۴۰
۲۱۲۸	،، فیض احمد صاحب ،، ،،	-/۳۰
۲۱۲۹	،، محمد خاں صاحب ،، ،،	-/۱۰
۲۱۳۰	فاطمہ بیگم صاحبہ ،، ،،	-/۱۰
۲۱۳۱	بشیر احمد صاحب مالی دار الانوار قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۱۳۲	سعیدہ فرحت صاحبہ اہلیہ عبد الرؤف صاحب ملتان	-/۱۰۰
۲۱۳۳	عبد الرؤف صاحب کلرک پوسٹ آفس	-/۲۰۰
۲۱۳۴	چوہدری غلام حسین صاحب صدر روڈ راولپنڈی	-/۱۰۰
۲۱۳۵	عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب	ساری جائیداد
۲۱۳۶	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب شہر وچی سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۲۱۳۷	غلام حسین صاحب احمدیہ قادیان ۲ ماہ کی آمد	ساری جائیداد
۲۱۳۸	مہر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ ،، ،،	ساری جائیداد
۲۱۳۹	عبد الحمید صاحب بیرون پور بنگال	،،
۲۱۴۰	حکمت اللہ صاحب ،، ،،	،،
۲۱۴۱	محمد سعید صاحب ،، ،،	،،
۲۱۴۲	عبد السلام صاحب کنسٹرکشن رپوزری قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۱۴۳	میاں عبد العزیز صاحب چک ۲۷۶ لائلپور	ساری جائیداد
۲۱۴۴	محمد اسمٰعیل صاحب معرفت بادشاہ ،، ،،	،،
۲۱۴۵	سید فضیل محمد شاہ صاحب ،، ،،	ایک ماہ کی آمد
۲۱۴۶	میاں عبد السلام صاحب زرگر سید والہ شیخوپورہ	ساری جائیداد
۲۱۴۷	محمد یوسف صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۱۴۸	اللہ بخش صاحب بھیروچی قادیان	،، ،،
۲۱۴۹	فضل دین ،، محمد آباد اسٹیٹ سندھ	ایک ماہ کی آمد
۲۱۵۰	زینب بی بی صاحبہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۲ ،،
۲۱۵۱	قریشی محمد شمس الدین صاحب بی گکپوری موٹر ڈرائیور قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۱۵۲	مرزا اعظم بیگ صاحب ناصر آباد سندھ	۲ ماہ کی آمد
۲۱۵۳	برکت علی خاں صاحب بھلیسر گجرات	ساری جائیداد
۲۱۵۴	۱۹۲۶۲ حسن محمد صاحب 5/15 پنجاب رجمنٹ	ایک ماہ کی آمد
۲۱۵۵	۲۷۰۹۹ عطا محمد صاحب ،، ،،	۲ ماہ کی آمد
۲۱۵۶	۲۳۱۳۳ فیض احمد صاحب ،، ،،	۲ ماہ کی آمد
۲۱۵۷	۲۳۱۰۷ محمد بشیر صاحب ،، ،،	۲ ماہ کی آمد

(انچارج تحریک جدید)

موضع بھٹیاں میں غیر احمدیوں سے تبادلہ خیالات

میاں عبد الحق صاحب ساکن موضع بھٹیاں نے جب اپنے گاؤں میں تبلیغ پر زور دیا تو گاؤں کے لوگوں نے اپنے علماء سے تبادلہ خیالات کرانا چاہا۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری اور مولوی عتیق الرحمن مزنگ کو بلا لیا۔ میاں عبد الحق صاحب کے بلانے پر ۱۹ ۴۶/۴ کی صبح کو خاکسار معہ مولوی ابو العطاء صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب اور مولوی دل محمد صاحب بھٹیاں پہنچے ہمارے سامنے ماسٹر محمد صادق صاحب ساکن بھٹیاں نے کہا کہ میاں عبد الحق صاحب سے تبادلہ خیالات مقرر ہے۔ ہاں ان کی مدد کے لئے ان کے علاوہ کوئی احمدی عالم بھی ان کے سوال کی وضاحت کر سکتا ہے۔ اس کے بعد جب ہم لوگ جلسہ گاہ میں پہنچے تو ماسٹر محمد صادق صاحب اپنی بات پر قائم نہ رہے۔ اور کہا ہم جماعت احمدیہ کے کسی عالم کو بولنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ صرف میاں عبد الحق صاحب سوالات

کر سکتے ہیں۔ ہاں آپ کا کوئی عالم میاں عبدالحق کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ وہ کیا کہیں۔ اس پر میاں عبدالحق صاحب کو ہی تبادلہ خیالات کرنا پڑا۔ اور انہوں نے وفات مسیح کے مسئلہ پر مولوی عبداللہ سے نہایت معقول سوالات کئے جن کا ان سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ میاں عبدالحق صاحب نے انت کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کی تفسیر پیش کرتے ہوئے کہا کہ توفی کے فعل کا فاعل جب خدا ہو اور ذی روح مفعول ہو تو اس کے معنے صرف موت یا نیند کے ہوتے ہیں۔ جسم کے آسمان پر اٹھا لینے کے معنوں میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ اگر میری یہ بات غلط ہو تو مولوی عبداللہ صاحب قرآن، حدیث یا ادب عربی سے کوئی مثال اس قاعدہ کے خلاف پیش کریں۔ نیز اس کے ساتھ ہی انہوں نے بخاری کتاب التفسیر کی وہ حدیث پیش کی جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آیت مندرجہ بالا کی تفسیر میں لائے ہیں۔ اور کہا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ قیامت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہی بیان دینگے جو حضرت مسیح علیہ السلام دینگے۔ کہ اپنے ساتھیوں کا میں اس وقت تک نگہبان تھا۔ جب تک میں ان میں رہا۔ اے خدا جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی ان پر نگہبان تھا۔ اسی طرح آیت توفنا مع الابرار اور دعا جنازہ سے من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان پیش کر کے توفی کے معنے وفات دینا ثابت کئے۔

مولوی عبداللہ صاحب نے میاں عبدالحق صاحب کے مطالبہ کے جواب میں کا توفاھم قریش فی الحذر کا مصرعہ پیش کیا۔ اور کہا یہ لسان العرب میں ہے۔ مگر کتاب پیش نہ کی۔ مولوی عبدالحق صاحب نے کہا یہ میرے مطالبہ کو پورا نہیں کرتا کیونکہ اس میں فاعل قریش تھے۔ حدیث کے متعلق مولوی عبداللہ نے کہا یہ جھوٹی ہے۔ جب میاں عبدالحق صاحب نے اثبات پر زور دیا کہ مولوی عبداللہ صاحب نے بخاری شریف کی اس حدیث کو جھوٹا کہا ہے۔ تو اس پر مولوی عبداللہ صاحب نے کہا میرا یہ مطلب ہے۔ ترجمہ غلط کیا گیا ہے مگر خود ترجمہ کر کے نہ دکھلایا۔

اثنائے تبادلہ خیالات میں مولوی عبداللہ نے ڈینگ ماری کوئی مجھے توفی کے معنے وفات ثابت کر دے تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔ ہم نے اسی وقت فقرہ لکھ کر دیا کہ اس چیلنج پر مولوی عبداللہ صاحب دستخط کر دیں۔ مگر وہ دستخط کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ماسٹر محمد صادق صاحب نے کہا میں گفتگو کے ختم ہونے پر دستخط کرا دوں گا۔ جب انہوں نے تمام بھری مجلس میں یہ وعدہ کر لیا کہ وہ دستخط کرا دیں گے۔ تو پھر گفتگو جاری ہوئی۔ مگر مولوی عبداللہ آخر تک میاں عبدالحق صاحب کی دلیل کو نہ توڑ سکے۔ اور اہل گاؤں نے اس دن یہ نشان دیکھا کہ احمدیوں میں سے ایک معمولی لکھا پڑھا آدمی ان کے ایک مناظر کو لاجواب کر سکتا ہے۔ جب شام قریب ہونے لگی تو ہم نے مولوی عبداللہ صاحب کو ایک تحریر بھیجی کہ توفی کے متعلق آپ نے ایک ہزار دینے کا جو چیلنج دیا ہے وہ مجھے منظور ہے۔ اب آپ موضع مبیان میں مجھ سے اس پر مناظرہ کر لیں۔ مگر مولوی عبداللہ صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور ہمیں اس کے متعلق کوئی تحریر دینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ بلکہ ممبر بورڈ کو کہا شرائط وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ بغیر شرائط کے ہی مناظرہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ میاں عبدالحق صاحب کی اس تبلیغی کوشش میں جو انہوں نے اپنے اخلاص سے انجام دی ہے برکت ڈالے۔ اور گاؤں کی سعید روحوں کو جلد حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظور ہونے سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۶۳ منکہ ڈاکٹر احمد علی ولد میاں نبی بخش صاحب ٹھیکیدار مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء احمد ساکن لاہور محلہ سرین مکان F/1152 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۳-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا اس وقت ایک رہائشی مکان پختہ سہ منزلہ لاہور محلہ سرین (F 1152) میں واقع ہے جس کی تہ زمین بمشکل ایک مرلہ ہوگی۔ قیمت حالیہ قریباً -/۱۵۰۰۔ اس مکان کو تحریک جدید کے ماتحت وقف کر دیا ہوا ہے۔ ایک کنال زمین سفید دارالسعۃ میں اپنی بیوی کو مہر میں دے چکا ہوں۔ اس وقت میرا گزارہ میری تنخواہ پر ہے جو کل -/۲۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد احمد علی لاہور موصی۔ گواہ شد۔ تاجور سلطانہ زوجہ موصی۔ گواہ شد: قریشی فیروز محی الدین۔ گواہ شد: عبدالستار بی اے آنرز لاہور۔ گواہ شد: محمد اسلم پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

نمبر ۸۲۶۴ منکہ امۃ الرحمن فضل ولد چودھری بشیر الدین صاحب اعجاز قوم ارائیں عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۳-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک جوڑی ٹاپس وزنی ۵ ماشہ قیمتی -/۲۵ کانٹے وزن ۱۹ ماشہ قیمتی -/۵۹ انگوٹھی دو عدد ۸ ماشہ قیمتی -/۴۰ سوئی ایک عدد وزنی ۹ ماشہ قیمتی -/۴۵ روپے حق مہر -/۵۰۰ بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے جہیز میں ملا ہے کل رقم -/۱۶۵۵ روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر بقدر جائیداد مذکورہ کے علاوہ جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ امۃ الرحمن فضل۔ گواہ شد: عبدالرحمن عزیز موصی ۶۷۹۱ برادر موصی گواہ شد رشید بی اے ہیڈ ماسٹر چک ۹۶ گ ب منٹگمری

نمبر ۸۲۶۶ منکہ اللہ دوایا ولد میاں سلطان خان صاحب قوم کھوکھر پیشہ کفش دوزی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۲-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔ میرے عزیزان کام کرتے ہیں۔ میں خود قریباً پانچ روپے ماہوار اوسطاً کام کرتا ہوں اور -/۳ روپے ماہوار میرے عزیزان دیتے ہیں۔ کل -/۸ روپے ماہوار آمد ہے جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ اللہ دوایا۔ گواہ شد علی محمد پسر موصی گواہ شد محمد حیات پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ

نمبر ۸۲۶۹ منکہ امۃ السلام بنت چودھری عبدالمالک صاحب قوم سندل جٹ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ ر ب ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۳-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ۱/۲ ۱ تولہ کانٹے جوڑی طلائی پونے تین تولہ۔ ٹاپس طلائی ۵ ماشے۔ انگوٹھی طلائی تین عدد وزنی ایک تولہ انگوٹھی نقرئی یک دو روپے جیب خرچ دس روپے ماہوار جو والد صاحب دیتے ہیں میں اپنی اس آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ امۃ السلام موصیہ۔ گواہ شد عبدالمالک پنشنر تحصیلدار والد موصیہ۔ گواہ شد مشتاق احمد برادر موصیہ

نمبر ۸۲۷۰ منکہ امۃ السلام زوجہ چودھری مشتاق احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۳-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے زیورات طلائی وزن دس تولہ۔ حق مہر ایک ہزار بذمہ خاوند میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ امۃ السلام موصیہ گواہ شد:۔ مشتاق احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبدالمالک پنشنر تحصیلدار خسر موصیہ۔

نمبر ۸۳۱۱ منکہ سردار محمد صاحب ولد چودھری نبی بخش صاحب قوم جٹ گگ پیشہ زمیندار عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کھیوےوال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۲-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری ملکیت اراضی ۱۵ گھماؤں زمین ہے۔ بتفصیل حسب ذیل ہے چک ۱۰۶ علی پور لاہور میں پانچ گھماؤں تین کنال ہے اور کھیوےوال میں نو گھماؤں سات کنال ہے مکان تین عدد کھیوےوال میں۔ ان میں میرا ۱/۳ حصہ ہے۔ اور احاطہ مویشیاں ۱۰ مرلہ کا ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں اور ایک احاطہ علی پور چک ۱۰۶ میں چار مرلہ اور قادیان دارالرحمت میں سفید زمین ۱۰ مرلہ کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ مویشی ۲ راس بیل ۲ راس بھینس قیمتی -/۷۰۰ روپے۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جس قدر سادر

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہر بواسیر کن مرض کے لئے ہمارے دیرینہ مجربات طلب کریں۔

پروپرائٹر۔ حمیدیہ فارمیسی قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (مینیجر الفضل)

نمبر ۸۳۴۹ منکہ فتح محمد ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ گگ پیشہ زمینداری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن بھوگیوال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ تقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۱) اراضی ۲ گھماؤں اور ایک کنال واقع موضع چک ۶۱ علی پور ضلع لاہور میں بلا شرکت غیری ہے اور ایک احاطہ دس مرلہ چک مذکور میں ہے۔ اراضی ۱۹ گھماؤں واقع بھوگیوال ہے۔ مکان ۵ عدد کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں بہ شراکت برادر خود عمر دین ہے۔ مویشی دو راس بیل ۲ راس بھینس جنکی قیمت ۱۰۰۰ روپے ہے۔ زمین عقبد واقعہ قادیان محلہ دار الرحمت ۵ مرلہ ہے اور ایک احاطہ چک ۶۱ میں احاطہ حسن محمد والا جو دس مرلہ میں ۱/۲ حصہ کا میں بہ شراکت برادر خود عمر دین ۱/۲ حصہ ہے (چوہدری غلام محمد دیال، محمد و چوہدری سردار محمد پسران چوہدری نبی بخش ہے مالک ۱/۲ حصہ نصف) مذکورہ جائیداد ۳۹

ء کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد فتح محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد

چوہدری عمر دین برادر موصی گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے سے گرین شاپس، گرین ریڈ ڈپو اور اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن آفیسر کے دفتر واقع لاہور میں بطور کلرک اور جونیئر کلرک کام کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے ۱۸ مئی ۱۹۴۵ء تک مطبوعہ فارموں پر جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کی قیمت پر مل سکتے ہیں۔ درخواستیں مطلوب ہیں کل خالی اسامیوں کی تعداد ۱۰۸ ہے جن میں سے ۴۴ مسلمانوں ۷ سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہیں اس کے علاوہ ۶۰ موزوں امیدواروں کے نام جن میں ۴ مسلمان ۲ سکھ پارسی اور ہندوستانی عیسائی اور ۲ غیر ضروری ہوں گے ویٹنگ لسٹ پر لئے جائیں گے۔

تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار جنگ کیلئے ۳۰-۲-۵۰-۳-۶۰ گریڈ میں اس کے علاوہ فی الحال ۱۸ روپے مہنگائی الاؤنس۔ اور جنگی الاؤنس ۵ روپے ماہوار دیا جائے گا۔ اور ساتھ ہی سستے نرخوں پر سامان خوراک خریدنے کی بھی مراعات حاصل ہوں گی۔

قابلیت کسی مصدقہ یونیورسٹی کا میٹرک یا سکینڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں کے ذریعہ ہوتا ہو) جو نیر کیمرج یا اس کے مساوی۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان گریجوایٹوں کیلئے ۳۰ سال پسماندہ جماعتوں کیلئے۔ ملازمت کی ترجیح دی جائے گی جو شاپس اور ریلوے کا حساب وغیرہ کا تجربہ رکھنے والوں کے لئے عمر کی پابندی ۳۵ سال تک ہوگی سابقہ ملٹری اشخاص کے لئے زیادہ سے زیادہ عمر ۴۰ سال ہونی چاہیئے۔ کمیشن کی مرضی پر ۱۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ عمر رکھنے والے یا تھرڈ ڈویژن میٹریکولیٹ امیدواروں پر بھی غور کیا جا سکتا ہے تاہم جو میٹرک امیدواروں کو بطور شاپ اسسٹنٹ لیا جائے گا اور ابتدائی تنخواہ ۴۰ روپے ماہوار کی بجائے ۳۰ روپے ماہوار ہوگی۔

تفصیلات کے لئے سیکرٹری صاحب کے نام اپنے پورے پتہ والا ٹکٹ چسپاں شدہ لفافہ ارسال کریں۔

کارخانہ داروں کیلئے نادر موقع

بٹالہ ایک مشہور صنعتی شہر ہے۔ یہاں اس رقبہ میں جو کارخانوں سے بالکل قریب ہے اور ریلوے مال گودام کے عین سامنے واقع ہے ۱۸ کنال کا ایک قطعہ

اراضی قابل فروخت

ہے جو کارخانہ بنانے کے لئے نہایت ہی موزوں ہے۔ ایسا موقع بہت تھوڑی مل سکتا ہے۔ خواہشمند حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بابو محمد شریف محلہ باب الانوار قادیان

بے حد فائدہ ہوا دو شیشی اور

جناب وسیم گل صاحب ہیڈ کانسٹیبل جھنگ تحریر فرماتے ہیں کہ پہلے آپ سے دو تولہ موتی سرمہ منگوایا تھا نہایت فائدہ ہوا عینک اور درست ہو گیا لہذا دو تولہ موتی سرمہ دو شیشیوں میں جلد بذریعہ وی پی بھیجئے۔

سب مانتے ہیں کہ ضعف بصر گرے۔ جلن، کھجلی، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، کو ہانجنی، شبکوری، سرخی، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں موتی سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ

مینیجر نور ماڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان پنجاب

اخبار "الفضل" کی ترقی!

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ

خریدار احباب قیمت باقاعدہ ادا کریں

اور اگر ان کے نام وی پی جاتے تو اسے ضرور وصول فرمالیں۔ پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا انہیں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا وہ اس سے علاوہ ہوگا (مینیجر الفضل)

4000 PRECIOUS GEMS

دنیا کی بہترین تصانیف کا انتخاب

اس میں مختلف مضامین کے متعلق سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار سو ارشادات جمع کئے گئے ہیں مختلف غیر مسلم و غیر احمدی اقوام پر حقیقی اسلام کی حجت پوری کی گئی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ایک اہم فرض یہ چار سو صفحے کی تبلیغی کتاب خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے تیار ہوئی ہے۔ اگر کو داں یہ کتاب شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت صرف دو روپے۔ مجلد دو روپے ۴ آنے معہ محصول ڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ اور مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر گولیاں بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت چالیس گولیاں ۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ بروز جمعۃ المبارک میمونہ بیگم بنت خان محمد الطاف خان صاحب مرحوم دار الفضل قادیان کا نکاح مرزا بشیر الدین احمد صاحب پسر مرزا عبد المجید صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولانا سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین۔ خاکسار رحمت اللہ کبر خان پسر محمد الطاف خان صاحب مرحوم دار الفضل قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

گوڑگانوہ ۲۲ اپریل۔ سپیشل مجسٹریٹ نے فساد فرخ نگر کے مقدمہ میں ۶۵ ہندو ملزمان اور فساد شلاکا کے مقدمہ میں ۲۱ ہندو ملزمان کو سیشن سپرد کر دیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ فرخ نگر کے فساد میں آٹھ مسلمان اور شلاکا کے فساد میں ۲ مسلمان ہلاک کئے گئے تھے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ لیبر ممبر مسٹر سلون نے وزیر ہند مسٹر ایمری سے کہا۔ کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے چونکہ حکومت ہند کی اس عرضداشت کا کہ کسی قسم کا نسلی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔ جواب دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے حکومت ہند کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہاں سے وہ اپنا ہائی کمشنر واپس بلا لے۔ جس کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ نہیں میں کوئی ہدایت نہیں دونگا۔ حکومت ہند جو مناسب سمجھے کرے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ پہلی امریکن فوج کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جونہی پہلی فوج کے دستے لیپزگ میں داخل ہوئے۔ نازی افسروں نے بھاری تعداد میں خودکشی کر لی۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ حکومت برطانیہ کے ہوم سیکرٹری نے ہوس آف کامنز میں اعلان کیا۔ کہ برطانیہ میں ساحلی رقبہ کے پانچ میل علاقہ کے ماسوائے تمام مکانات سے روشنی کی پابندیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ فرانسیسی ہیڈ کوارٹر کا اعلان ہے۔ کہ لوپورٹ ورڈون کی جرمن فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں لبلن گورنمنٹ کو نمائندگی دینے کے متعلق روس کے دوسرے مطالبہ کو مان لینے سے امریکہ نے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اضلاع لدھیانہ۔ جالندھر اور فیروزپور میں پلیگ کی وبا پھیلنے کا خطرہ ہے۔

پیرس ۲۲ اپریل۔ جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روہر کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ اور جرمنوں کو شہر کے جنوبی کنارہ کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ مسٹر الف سی بورن نے جو سی۔ پی و برار کے گورنر مقرر ہوئے چیف سیکرٹری شپ کے عہدہ کا چارج مسٹر ڈی۔ ایس سالبری کو دے دیا۔

کلکتہ ۲۲ اپریل ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ کا بیان ہے۔ کہ سنہ ۱۹۴۳ء میں کلکتہ کے ۲۱۶۲۸ اشخاص ہیضہ کا شکار ہو گئے۔ عام حالات میں سالانہ اوسط ۵۳۲۶۶ ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ خان بہادر سید اعجاز حسین سابق سٹی مجسٹریٹ لاہور کو گورداسپور کا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ ڈاکٹر گوئبلز نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمارے دشمن ہمیں مجروح تو کر سکتے ہیں۔ ہلاک نہیں کر سکتے۔ وہ ہمیں کبھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ جرمن قوم کو کتنے ہی خطرات کا مقابلہ کرنا پڑے۔ وہ اپنے لیڈر کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔

برنی ۲۲ اپریل۔ اعلیٰ اطالوی افسر شمال کی طرف جرمنی اور اٹلی کی سرحد کے پہاڑی علاقہ میں بھاگ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسولینی برٹسں گڈن چلا گیا ہے۔ جہاں ہٹلر مقیم ہے۔

طہران ۲۲ اپریل۔ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم ایران کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور ہو گئی۔ جس کے بعد ایرانی گورنمنٹ نے استعفیٰ دے دیا۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ سونا ‎-/۱۲/۷۴ روپے چاندی ‎-/۱۳۱ پونڈ ‎-/۵۰ امرت سر سونا ‎-/۷۷

زیورچ ۲۲ اپریل۔ ریشن نے تمام غیر ملکی مزدوروں کو رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ فیصلہ خوراک کی انتہائی قلت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ جرمنوں کو خطرہ ہے۔ کہ اگر خوراک کی قلت جاری رہی۔ تو جرمنی میں انقلاب کے رونما ہو جانے کا خطرہ ہے۔ قیدیوں کو بھی اس طرح رہا کر دیا جائیگا۔

ماسکو ۲۲ اپریل۔ سنٹرل فرنٹ پر مغربی اور مشرقی اتحادیوں کے ملاپ کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ روسی فوجیں اب برلن کے بڑے بڑے آدمیوں کی کوٹھیوں سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ روسی توپوں نے ڈریسڈن کے بیرونی مورچوں پر بھی گولہ باری شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ روسی فوجوں کی وسیع پیمانہ پر دوبارہ تنظیم سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ روسی فوجوں کے سپریم کمانڈر مارشل سٹالن نے برلن کے محاذ کی روسی فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت دو کروڑ پونڈ سوت امریکہ سے منگوا رہی ہے۔ ۵۰ لاکھ پونڈ سوت کی پہلی قسط عنقریب ہندوستان پہنچ جائیگی۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ سول سیکرٹریٹ میں ہفتہ وار فوڈ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں بتایا گیا کہ پنجاب کے لئے جو کپڑا آیا تھا۔ اس میں ہر ایک ضلع کے لئے کوٹہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ کوٹہ مقرر کرنے میں دو باتوں کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔ ایک اس ضلع کی آبادی اور دوسرے اس کی قوت خرید اور معیار زندگی۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ جنرل آئیسن ہاور کے ہیڈ کوارٹروں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بریمن بندرگاہ کو بازوؤں کی طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ برطانی توپوں کے گولے شہر کے وسط میں گر رہے ہیں۔ شمال مغرب میں کچھ برطانوی دستے ہمبرگ بندرگاہ سے صرف چھ میل دور رہ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ اتحادی فوجوں کے صدر مقام سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکی فوجوں نے چیکوسلواکیہ میں پیشقدمی کرتے ہوئے اہم شہر آشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور آگے نکل گئی ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ جرمن خبر رساں ایجنسی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں برلن کے مضافات کی بستیوں تک پہنچ گئی ہیں۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے نیزے کے مغرب میں ۱۵ میل کے فاصلہ پر سمپرنبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں نے جرمنی کے دارالحکومت سے شمال مغرب میں وریزن پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوجوں کی دور مار توپیں اب برلن پر گولے برسا رہی ہیں۔ برلن کا قلب اب ان روسی فوجوں کی زد میں ہے۔ اور انکی توپوں کے گولے جرمن دارالحکومت کے وسط میں گر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ اتحادی فوجوں نے اٹلی میں بولونا کا شہر دشمن سے آزاد کرا لیا ہے۔ اور اتحادی فوجیں فاتحانہ طور پر شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ شہر خاص اہمیت کا حامل ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ دارالعوام میں مسٹر ایمری نے ایک قرارداد پیش کی جس کا مطلب یہ تھا۔ چونکہ بمبئی۔ مدراس۔ صوبجات متحدہ صوبجات متوسط برار اور بہار میں آئینی مشینری ناکام ہو چکی ہے۔ اس لئے دارالعوام کے اختیارات کے رو سے براہ راست حکومت کی مدت میں ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجوں کے اگلے حصے برلن کے درمیانی حصہ سے تین میل کے فاصلہ تک پہنچ گئی ہیں۔ اور برلن کی بیرونی بستیوں میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ مشرقی بستیوں کی طرف سے روسی فوجیں کمان کی شکل میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور زبردست مقابلہ ہونے پر بھی روسیوں نے جرمن قلعبندیوں کو توڑ دیا ہے۔ بہت سے جرمنوں کو انہوں نے قید کر لیا ہے۔ اور بیشمار جنگی سامان ان کے ہاتھ آیا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ مغربی مورچے پر جرمنی کے مرمٹنے والے دستوں نے دریائے ایلبس کے پل کو اڑا دینے کی بیحد کوشش کی۔ مگر اتحادی فوجوں نے انہیں ناکام بنا دیا۔ اور دریا کے ساتھ ساتھ سات میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل۔ آج تین سو بھاری بمباروں نے موریانا کے اڈوں سے اڑ کر جزیرہ کیشو پر حملہ کیا۔ جزیرہ اوکے ناوا میں امریکن فوجیں جزیرے کی راجدھانی ناوا کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ جہاں جاپانی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ جزیرہ آئی شیما پر امریکی فوجوں نے پوری طرح قبضہ کر لیا ہے۔

کانڈی ۲۲ اپریل۔ برما میں چودھویں فوج یماتھین سے آگے بڑھ گئی ہے۔ اور تھاوی پر سخت مقابلہ کر رہی ہے۔

پشاور ۲۲ اپریل۔ آج سویرے پشاور میں صوبہ سرحد کی پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت سید محمود صاحب منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ مرکز میں قومی حکومت قائم کی جائے۔ اور قومی کام کرنے والوں کو رہا کر دیا جائے۔

ماسکو ۲۲ اپریل۔ برلین کی شمال مشرقی بستیوں میں سے سات پر روسی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور روسی فوجیں شہر میں گولے برسا رہی ہیں۔ برلین اور ڈرلیسڈن کی طرف بڑھنے والے دستے ایک دوسرے سے ملنے ہی والے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل۔ تیسری امریکن فوج کے دستے چیکوسلواکیہ میں بہت [illegible] تک پہنچ گئے ہیں۔